السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی جو تقریباً ۴۵ سال کا معمر شخص ہے جس کی بیوی پر کسی نے زنا کا الزام لگایا۔ اس نابینا آدمی نے غصہ میں آکر اسے اسی وقت تین طلاقیں دے دیں کہ تجھے طلاق طلاق طلاق۔ اس واقعہ کے بعد اس نے کوئی باقاعدہ طلاق نہیں دی۔ وہ سمجھتا رہا کہ اس نے تین طلاقیں دے دی ہیں اور وہ واقع ہو چکی ہیں۔ اس واقعہ کو تقریباً ۳ ماہ گذرنے کو ہیں آپ قرآن وسنت کی روشنی میں ارشاد فرمائیں کہ کیا وہ طلاق بائن ہی ہے اگر اس نے طلاق

واقعۃً غصے کی حالت میں دی ہو۔ (2) زنا کا الزام سچا ہو۔ (3) یا زنا کا الزام جھوٹا ہو۔ (4) متعلقہ صورت میں تین طلاقیں واقع ہو گئی ہیں؟ (5) جبکہ تین ماہ گذر چکے ہیں۔ (6) طلاق بائن کی صورت میں دوبارہ اکٹھ کی کیا (1) صورت ہوگی؟ (7) اگر طلاق بائن واقع نہ ہوئی ہو تو دوبارہ رجوع کا کیا طریقہ ہے؟ (8) رجوع کے بعد ولیمہ کی تقریب ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں ایک رجعی طلاق واقع ہو چکی ہے۔ عدت کے اندر رجوع بلا تجدید نکاح اور عدت کے بعد نیا نکاح درست ہے صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور عمر بن خطاب کے زمانہ کے ابتدائی دو سال میں تین طلاقیں ایک طلاق ہوا کرتی تھیں الخ اور قرآن مجید میں ہے:

وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوٓا۟ إِصْلَٰحًا --بقرۃ 228

''اور خاوندان کے بہت حقدار ہیں ساتھ پھیر لینے ان کے بیچ اس کے اگر چاہیں صلح کرنا''

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَٰجَهُنَّ إِذَا تَرَٰضَوْا۟ بَيْنَهُم بِٱلْمَعْرُوفِ --بقرۃ 232

''اور جب طلاق دو تم عورتوں کو پس پہنچیں عدت اپنی کو پس مت منع کروان کو یہ کہ نکاح کریں خاوندوں اپنے سے جب راضی ہوں آپس میں ساتھ اچھی طرح کے''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

طلاق کے مسائل ج1ص345

محدث فتویٰ